اللہ

اور نظامِ کائنات

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؒ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل و اولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمد للہ! زیر نظر کتاب "اللہ **اور نظام کائنات**" تحریر کرنے کا مقصد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ رضا وخوشنودی کا حاصل کرنا ہے، اللہ ربّ العالمین نے ساری مخلوقات کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا، لیکن جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر قسم کے شرک اور عیب سے پاک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ مالک الملک کا حق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے کیونکہ اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

ترجمہ: "اللہ جل شانہ (ایسا ہے کہ) اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہے، سنبھالنے والا ہے (تمام عالم کا) نہ اُس کو اُونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند، اُسی کی مملوک ہیں سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں، ایسا کون ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکے، بدون اُس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے اُن کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اُس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے، مگر جس قدر (علم دینا)

وہی چاہے، اُس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے
اندر لے رکھا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ
گراں نہیں گزرتی اور وہ عالیشان اور عظیم الشان ہے"۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(آل عمران:٢٦، ٢٧)

ترجمہ: "(اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے اے اللہ! اے تمام سلطنت
کے مالک، آپ ملک کا جتنا حصہ جس کو دینا چاہیں دے دیتے
ہیں اور جس سے چاہیں چھین لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہیں
عزت عطا کریں اور جس کو چاہیں ذلیل کردیں، ہر قسم کی
بھلائی آپ ہی کے اختیار میں ہے، بے شک آپ ہر چیز پر
پوری طرح قادر ہیں، آپ رات کے اجزاء کو دن میں داخل

کرتے ہیں اور (بعض فصلوں میں) دن (کے اجزاء) کو
رات میں داخل کرتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان
سے نکال لیتے ہیں (جیسے بیضہ سے بچے) اور بے جان چیز کو
جاندار سے نکال لیتے ہیں (جیسے پرندے سے بیضہ) اور آپ جس
کو چاہتے ہیں بیشمار رزق عطا فرماتے ہیں''۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط

(الانعام: ۱۴)

''آپ ﷺ ان سے کہہ دیجئے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا
کسی اور کو اپنا مددگار بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا خالق
ہے اور وہی سب کو کھلاتا ہے اور اِس کو کوئی نہیں کھلاتا
(کہ وہ ذاتِ عالی ان حاجتوں سے پاک ہے)''۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝

هُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ط

لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ o

(آلِ عمران: ۵، ۶)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے (نہ کوئی چیز) زمین میں اور نہ (کوئی چیز) آسمان میں، وہ ایسی ذات (پاک) ہے کہ تمہاری صورت (وشکل) کو بناتا ہے اور ارحام میں جس طرح چاہتا ہے، کوئی عبادت کے لائق نہیں بجز اُس کے وہ غلبہ والے ہیں (اور) حکمت والے ہیں“۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَالَّذِیْ یَبْدَؤُ االْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ

(الروم: ۲۷)

ترجمہ: اللہ جل شانہٗ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اُس پر اور بھی آسان ہے“۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہ پاک ذات ہے:

جو اکیلا ہے،

اُس کا کوئی شریک نہیں،

اُس کی ذات میں کوئی اُس کا شریک نہیں،

اُس کی صفات میں کوئی اُس کا شریک نہیں،

اُس کی ذات میں اور اُس کے افعال میں کوئی اُس جیسا نہیں،

اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اللہ جل شانہٗ ایسا ابردست قوت اور طاقت والا ہے، جس نے اس پوری کائنات کو وجود بخشا اور وہ اکیلا قادر مطلق اس نظام کو چلا رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور وہی حقیقی بادشاہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کائنات کا نظام چلانے کے لئے کسی مددگار کی ضرورت نہیں ہے، اُسے نہ حفاظت کی ضرورت ہے، نہ کھانے کی ضرورت ہے، نہ پینے کی ضرورت ہے، نہ بیوی کی ضرورت ہے اور نہ بچوں کی ضرورت ہے۔ اللہ صمد ہے، جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور کرنے میں کسی کا محتاج نہیں ہے، لیکن ساری مخلوقات ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر وقت اُس کی محتاج ہے، وہ غنی بادشاہ ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وہ پاک ذات ہے:

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے،

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے،

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے.....اور

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا کائنات کی ہر چیز پر قبضہ ہے۔

زمین پر بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم چلتا ہے.....اور

آسمان پر بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم چلتا ہے۔

کوئی چیز اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتی،

کوئی چیز اُسے نفع نہیں دیتی،

کوئی چیز اُس سے چھپ نہیں سکتی،

کوئی چیز اُس سے بھاگ نہیں سکتی،

کوئی چیز اُس سے لڑ نہیں سکتی،

وہ کسی سے مدد نہیں لیتا ہے۔

وہ اونگھتا نہیں،

وہ سوتا نہیں،

وہ تھکتا نہیں،

وہ بھولتا نہیں،

وہ اکتاتا نہیں،

سارے جہانوں کو بنا کے نہیں تھکا،

نظام کو چلا کے نہیں تھکا،

سارے نظامِ کائنات کو چلاتے ہوئے وہ غافل نہیں،

وہ غلط فیصلے نہیں کرتا،

ساری کائنات میں کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں،

وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے ہی اس ساری کائنات کو پیدا فرمایا، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کا کائنات کی ہر چیز پر قبضہ ہے۔ جب اس دُنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نام لینے والا کوئی نہ رہے گا تو اللہ جل جلالہٗ اس کائنات کے نظام کو ختم فرما دیں گے۔

حضور اقدس ﷺ کی حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ''جب تک زمین پر کوئی آدمی اللہ اللہ کہنے والا ہوگا، قیامت نہیں آئے گی''۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے:

یَا مَنْ لَّا تَرَاہُ الْعُیُوْنُ

اے وہ (ذات پاک) جس کو نہ (اس جہان میں یہ) آنکھیں دیکھ سکتی ہیں

وَلَا تُخَالِطُہُ الظُّنُوْنُ

نہ (کسی کے) خیال وگمان میں اُس تک رسائی ہوسکتی ہے

وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ

نہ اوصاف بیان کرنے والے اُس کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں

وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ

نہ حوادثِ زمانہ اس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں

وَلَا يَخْشَى الدَّوَآئِرُ

نہ گردشِ روزگار کا اُس کو کوئی اندیشہ ہے

يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ

جو پہاڑوں (تک) کے اوزان کو جانتا ہے

وَمَكَآئِيْلَ الْبِحَارِ

اور جو سمندروں (تک) کے پیمانے کو جانتا ہے

وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ

اور بارش کے قطروں (تک) کی تعداد کو جانتا ہے

وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ

اور درختوں کے پتوں (تک) کی شمار جانتا ہے

وَعَدَدَ مَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

اور رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپا لیتی ہے (اُن کی تعداد بھی جانتا ہے)

وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ

اور دن جن چیزوں کو روشن کرتا ہے (اُن کی تعداد بھی جانتا ہے)

وَلَا تُوَارِیْ مِنْهُ سَمَآءٌ سَمَآءً

اور نہ ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا سکتا ہے

وَّلَآ اَرْضٌ اَرْضًا

اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا سکتی ہے

وَلَا بَحْرٌ مَّا فِیْ قَعْرِهٖ

اور نہ کوئی سمندر اُن چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں، اس سے چھپا سکتا ہے

وَلَا جَبَلٌ مَّا فِیْ وَعْرِهٖ

اور نہ کوئی پہاڑ اُن چیزوں کو جو اُس کے غاروں میں ہیں، اُس سے چھپا سکتا ہے۔

(بحوالہ: حصن حصین)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

کی ذاتِ عالی ایسی پاک ذات ہے کہ ساری کائنات اپنے ہاتھ سے بنا کر، اپنے امر سے بنا کر، اس کے نظام کو چلا رہا ہے، وہ تنہا ساری کائنات کا خالق و مالک

ہے اور اس کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے، وہ اکیلا حقیقی شہنشاہ ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے سارے نظاموں کو چلا رہا ہے:

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ انسانوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ جنات کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ آسمانوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ زمینوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ سورج کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ چاند کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ ستاروں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ جانوروں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پرندوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ دوپائے کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ آٹھ پائے کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ سولہ ٹانگوں سے چلنے والوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ بتیس ٹانگوں پر چلنے والوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پروانوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پتنگوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پانی کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ سمندروں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ دریاؤں کے نظام نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ مچھلیوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ ہواؤں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ طوفانوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ بادلوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ درختوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پتوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پھلوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ کلیوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ پھولوں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ جراثیموں کے نظام کو چلا رہا ہے،

اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کا نظام اپنی قدرت سے چلا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی حقیقی ذات ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفات حقیقی صفات ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا نہ کسی کی ذات حقیقی ہے اور نہ کسی کی صفات

حقیقی ہیں۔ اللہ مالک الملک کبھی اور مچھر سے غافل نہیں وہ ہم سے کیسے غافل ہوسکتا ہے؟

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنی امانت پہاڑوں پر پیش کی کہ تم میری امانت کو اُٹھاؤ، آسمانوں پر پیش کی، زمین پر پیش کی، ان سب نے معذرت کرکے کہا۔ یا اللہ ہماری ہمت نہیں کہ ہم اس بوجھ کو اُٹھا سکیں..... انسان نے اس بوجھ کو اُٹھایا۔ فرشتے انسانوں سے بہت اوپر ہیں، کوئی گناہ نہیں کرتے، اللہ پاک کی خلافت کا تاج اُن کے سر پہ نہیں، خلافت کا تاج اس انسان کے سر پہ ہے، خلافت کا حقدار اِسے بنایا ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمیں امتحان میں ڈالا ہے۔

کائنات کی ہر چیز کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے حکم میں اس طرح جکڑا ہوا ہے کہ ایک ذرہ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوسکتا۔ سارا جہان، ساری کائنات جو ہم دیکھ رہے ہیں اور جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے، اس سب پر اللہ کا قبضہ ہے۔ آسمانوں کو اپنی قدرت سے تھاما ہوا ہے، کوئی اس میں کمی نظر نہیں آتی، کوئی اس میں شگاف نہیں، آسمان بلند کیے، زمین کو بچھایا، اس میں پہاڑوں کا گاڑا، سمندروں کو قابو کیا، دریاؤں کا نظام چلایا، پھر ہواؤں کو چلایا، پھر ساری کائنات کے درخت، ان کے پتے، ان کے پھول، ان کی چھال، ان کی کھال، ان کے اندر کے سارے نظام پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرت کارفرما ہے، یہ کائنات کا سارا نظام انسان کی خدمت کے لئے استعمال ہورہا ہے، کیونکہ اس انسان کو خالق و مالک نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

اَفَرَءَیْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝

(سورہ الواقعہ: ۶۳، ۶۴)

ترجمہ: ''اچھا پھر یہ بتاؤ کہ زمین میں جو بیج تم ڈالتے ہو اُس کو تم اُگاتے ہو، یا ہم اُس کے اُگانے والے ہیں''۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم زمین میں بیج ڈالتے ہیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ آسمان پہ بیٹھ کر:

آم کے درخت پر آم،

انار کے درخت پر انار،

امرود کے درخت پر امرود،

سیب کے درخت پر سیب،

کیلے کے درخت پر کیلے،

آڑو کے درخت پر آڑو،

ناریل کے درخت پر ناریل،

انگور کی بیل پر انگور،

خربوزے کی بیل پر خربوزہ،

تربوز کی بیل پر تربوز لگاتا ہے،

اللہ ﷻ کے سوا ایسا کوئی کر نہیں سکتا، وہی ہر چیز پر قادر ہے، وہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اللہ ﷻ اپنی قدرت سے:

تربوز کو سرخ بناتا ہے،

خربوزے کو سفید بناتا ہے،

ناریل کو اندر سے سفید بناتا ہے،

انار کے دانوں کو مختلف پردوں میں سجاتا ہے،

گاجر کو میٹھا بناتا ہے،

آلو کو پھیکا بناتا ہے،

کریلے کو کڑوا بناتا ہے،

مولی کا ذائقہ اور،

ادرک کا ذائقہ اور،

لہسن کا ذائقہ اور،

ٹماٹر کا ذائقہ اور،

مرچ کا ذائقہ اور،

کسی کو زمین کے اندر اُگاتا ہے،

کسی کو زمین کے اوپر پھیلاتا ہے،

کسی کو درخت کے اوپر لگاتا ہے،

کسی کو بیل کے ساتھ لٹکاتا ہے،

اس میں رنگ بھرتا ہے،

اس میں ذائقے بھرتا ہے،

اس میں خوشبوئیں بھرتا ہے،

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کون ہے جو ایسا کر سکتا ہے؟ وہی اکیلا ہے، جو اس کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے، اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ بیج اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے، وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے۔ وہی تو اللہ ہے جس کی ایسی قدرت ہے، پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کہاں اس کے غیر کی طرف چلے جا رہے ہو؟ وہی اللہ صبح کو رات سے نکالنے والا ہے اور اُس نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور اُس نے سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا اور ان کی رفتار کا حساب ایسی ذات کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی قدرت اور بڑے علم والا ہے اور اُس نے تمہارے

فائدے کے لئے ستارے بنائے ہیں تا کہ تم ان کے ذریعے
سے رات کے اندھیروں میں، خشکی اور دریا میں راستہ معلوم
کر سکو اور ہم نے یہ نشانیاں خوب کھول کھول کر بیان کر دیں
ان لوگوں کے لئے جو بھلے اور برے کی سمجھ رکھتے ہیں، اور
اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تم کو اصل کے اعتبار سے ایک ہی
انسان سے پیدا کیا، پھر کچھ عرصہ کے لئے تمہارا ٹھکانہ
زمین ہے، پھر تمہیں قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بے شک
ہم نے یہ دلائل بھی کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے
جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے
آسمان سے پانی اُتارا اور ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے
نباتات کو زمین سے نکالا۔ پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی،
پھر اُس کھیتی سے ہم ایسے دانے نکالتے ہیں جو اوپر تلے ہوتے
ہیں اور کھجور کی شاخوں میں سے ایسے گچھے نکالتے ہیں
جو پھل کے بوجھ کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر
اسی ایک پانی سے انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے
درخت پیدا کئے، جن کے پھل رنگ، صورت، ذائقہ میں
ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور بعض ایک دوسرے
سے نہیں بھی ملتے۔ ذرا ہر ایک درخت کے پھل میں

غورتو کرو جب وہ پھل لاتا ہے کہ بالکل کچا اور بدمزہ اور
پھراس کے پکنے میں بھی غور کرو کہ اس وقت تمام صفات
میں کامل ہوتا ہے۔ بے شک یقین والوں کے لئے ان
چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں''۔

(سورہ انعام:۹۵ تا ۹۹)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَفَرَءَ یْتُمُ الْمَاءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْہُ مِنَ الْمُزْنِ
اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰہُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْکُرُوْنَ

(سورہ الواقعہ:۲۳،۲۵)

ترجمہ: ''اچھا پھر یہ بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اس کو بادلوں
سے تم نے برسایا، یا ہم اس کے برسانے والے ہیں، اگر
ہم چاہیں تو اس پانی کو کڑوا کردیں، تم کیوں شکر نہیں کرتے''۔

زمیندار نے تو بے جان زمین میں ایک بے جان بیج ڈالا ہے...... پھر
اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جو اس کائنات کا خالق ومالک ہے اور سارے نظاموں کو اپنی
قدرت سے چلارہا ہے، وہ ربّ کائنات خود اپنا نظام بتاتا ہے:

میں پانی برساتا ہوں،
پھر زمین کو پھاڑتا ہوں،

پھر اس میں سے پھل نکالتا ہوں،

غلے نکالتا ہوں،

پھول نکالتا ہوں،

زیتون نکالتا ہوں،

گندم نکالتا ہے،

باغ بناتا ہوں،

❁ نظامِ کائنات کس کے لئے ہے ❁

اللہ جل جلالہٗ کی بارگاہ میں یہ ساری کائنات مچھر کا پر ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے انسان کے لئے اس کائنات کو تسخیر فرمایا، زمین بچھائی، زمین میں پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑا، سات آسمان بنائے، سورج بنایا، چاند بنایا، ستارے بنائے، جنت بنائی، دوزخ بنائی، بلکہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ساری کائنات بنائی اور اس کا سارا نظام چلایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنی بڑی کائنات بنائی کہ آج کی سائنس کہتی ہے کہ اس کائنات (Universe) کے 97 فی صد حصے میں روشنی نہیں ہے، بلکہ اندھیرا ہے، اس کو بلیک ہول (Black Hole) کہتے ہیں۔ وہاں مادے کا اتنا زیادہ وزن ہے کہ اگر ہمارے سارے نظام شمسی کو، جس میں سورج، چاند، نوسیارے اور کئی ارب چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں اور وہ ساڑھے سات ارب میل میں پھیلا ہوا ہے..... یہ ساڑھے

سات ارب میل کا نظام شمسی ایک پلڑے میں رکھا جائے اور بلیک ہول (Black Hole) میں سے ایک چیچ مادہ نکال کر دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ ایک چیچ جو مادہ ہے، یہ پورے ہمارے نظام شمسی سے زیادہ وزنی ہے..... اور پھر جو تین فی صد ہے (جس میں روشنی ہے) اس تین فی صد میں دس کھرب کہکشائیں (Glaxies) ہیں..... اور ہر کہکشاں میں کھرب ہا کھرب سیارے ہیں..... ابھی تک دُور ترین سیارہ جو دیکھا گیا ہے، اُس کی روشنی کو زمین پر آنے میں 14 ارب سال لگتے ہیں..... جبکہ ایک سیکنڈ میں روشنی 1,86000 (ایک لاکھ چھیاسی ہزار) میل کا سفر کرتی ہے،

پھر ایک منٹ میں،

پھر ایک گھنٹہ میں،

پھر ایک دِن میں،

پھر ایک ہفتہ میں،

پھر ایک مہینہ میں،

پھر ایک سال میں،

پھر سو سال میں،

پھر ہزار سال میں،

پھر لاکھ سال میں،

پھر کروڑ سال میں،

پھر ارب سال میں،

پھر چودہ ارب سال میں،

روشنی اپنی رفتار سے سفر کرے تو تب جا کر اس کی شعاع، اِس زمین پر پڑتی ہے، اس کی پہلی شعاع کا فوٹو جو زمین والوں نے لیا ہے، وہ چودہ ارب سال پرانا ہے، اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں یہ ساری کائنات مچھر کا پر ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ

نے سمندروں کو پیدا فرمایا، اللہ جل جلالہٗ اگر ایک موج چھوڑ دے، تو ساری زمین غرق ہو جائے..... دُنیا میں تین حصے پانی ہے، ایک حصہ خشکی ہے، سب انسان کے لئے مسخر کر دیئے، یہ سب کچھ انسان کے لئے پیدا فرمایا، اس سارے نظام کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ انسان کے گرد گھما رہا ہے، کیونکہ یہ انسان، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

❁ اللہ کی قدرت اور نظام لیل ونہار ❁

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے رات کا نظام بنایا،

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دن کا نظام بنایا،

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورج کا نظام بنایا،

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے چاند کا نظام بنایا،

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ستاروں اور سیاروں کا نظام بنایا۔

کائنات کی ہر چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی پابند ہے۔ اگر اللہ جل جلالہٗ رات کو لمبا کردے، سورج کو طلوع نہ ہونے دے، تو کون دن نکال سکتا ہے؟ اور اگر دن نہ آئے تو زندگی ختم ہوجائے..... اسی طرح اگر اللہ تبارک وتعالیٰ دن کو کھڑا کردے، رات کو نہ آنے دے تو اللہ جل جلالہ کے سوا کون ہے جو رات لا سکے؟

❁ اللہ کی قدرت اور زمین کا نظام ❁

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''اللہ جل شانہٗ ہی وہ ذات (پاک) ہے جس نے پیدا کیے سات آسمان اور آسمان ہی کی طرح سات زمینیں، اللہ تعالیٰ کے احکام ان کے درمیان اُترتے ہیں، یہ اس لئے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے اعتبار سے گھیر رکھا ہے''۔

(سورہ الطلاق: ۱۲)

زمین چوبیس ہزار کلومیٹر کے دائرے میں ہے، ایک گیند ہے جو کہ چوبیس ہزار کلومیٹر کا ہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے اس کی رفتار ہزار میل فی گھنٹہ بنائی ہے۔ یعنی ایک ہزار میل فی گھنٹہ کے اعتبار سے گھومتی ہے اور چوبیس گھنٹے میں اپنا چکر پورا کرتی ہے، جس میں آدھا وقت رات ہوجاتا ہے اور آدھا وقت دن ہوجاتا ہے۔

اس کی رفتار کسی سائنسدان نے مقرر نہیں کی، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اکیلا خالق ہے، یہ رفتار اُس اللہ وحدہٗ لاشریک نے مقرر کی ہے اور اس میں بہت سی حکمتیں اور خیریں پنہاں ہیں۔اسی لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا:

میں نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا،

قرار بنایا،

رہنے کی جگہ بنایا،

ٹھہرنے کی جگہ بنایا،

اس کو ایک نظام کے تحت تمہارے لئے مسخر فرمایا، کوئی اور بھی ہے جو میرے علاوہ یہ کرسکے؟ کوئی اور ہے جو تمہارے لئے یہ سارے نظام چلا سکے؟ صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ایک ذاتِ عالی ہے، جس نے اس نظام کو، اس کائنات کو پیدا فرمایا اور وہی اس کا مالک ہے، اور وہ اکیلا اس نظام کو چلا رہا ہے۔

اللہ کی قدرت اور سورج کا نظام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ ہی کو علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے، پھر (دوبارہ آنے کی) اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ

قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی، بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا تھا، وہیں واپس چلا جا۔ چنانچہ اُس دن وہ مغرب سے ہی نکلے گا۔ اللہ جل جلالہٗ کے فرمان وَالشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۝ (سورہ یٰسٓ: ۳۸) میں اسی طرح اشارہ ہے۔

(صحیح بخاری، جلد۴، ص ۵۵۲)

سورج کی حرارت کے بارے میں علماءِ اُمّت فرماتے ہیں کہ جتنی حرارت دس لاکھ ایٹم بم سے پیدا ہوتی ہے، اتنی حرارت سورج ہر سیکنڈ میں زمین پر پھینک رہا ہے اور اللہ جل جلالہٗ نے جب سے اسے پیدا کیا ہے سورج اتنی حرارت روزانہ دے رہا ہے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:

وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝

ترجمہ: ''اور ہم ہی نے روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے)''۔

پھر اس میں سے جو حرارت نکلتی ہے، اس کے بیس کروڑ حصے کیے جائیں تو اس کی حرارت کا بیس کروڑواں حصہ اس دُنیا میں آ رہا ہے، باقی انیس کروڑ ننانوے لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے حصے اللہ جل جلالہٗ فضا میں جلا رہا ہے اور اس کو وہیں ختم فرما رہا ہے۔ اگر اللہ جل جلالہٗ سورج کی حرارت کو زمین والوں کے لئے بڑھا دے تو زمین پر رہنے والے سارے جل کر راکھ ہو جائیں، لیکن قربان جائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے، وہ پاک ربّ بڑا رحیم وکریم ہے۔

سورج گرہن کے بارے میں حدیثِ پاک ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اس لئے جب تم دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔ (صحیح بخاری، جلد ۴، ص ۵۵۳)

❁ اللہ کی قدرت اور ستاروں کا نظام ❁

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

(الملک: ۵)

ترجمہ: "ہم نے زینت دی دُنیا کو (ستاروں کے) چراغوں سے"۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں کے لئے پیدا کیا ہے:

1. انہیں آسمان کی زینت بنایا
2. شیاطین پر مارنے کے لئے
3. (رات کی اندھیریوں میں) انہیں صحیح راستہ پر چلتے رہنے کے لئے نشانات قرار دیا۔

(صحیح بخاری، جلد ۴، ص ۵۵۰)

حضرت قتادہؒ کے قول کو عبد بن حمید نے وصل کیا ہے، اس سے ستارہ شناسوں کا رد ہوتا ہے، جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے۔ سچ فرمایا! کعبہ کے ربّ کی قسم! نجومی جھوٹے ہیں، جو ستاروں کو جملہ تاثیرات کا مالک بناتے ہیں۔ (شرح صحیح بخاری)

کبھی آپ نے رات کو ستارے ٹوٹتے دیکھے ہوں گے، یہ وہ Shelling ہے، اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کو فضا میں نہ جلاتا تو ہر سیکنڈ میں لاکھوں بم زمین پر گر رہے ہوتے، جن کی رفتار بندوق کی گولی سے 90 گنا زیادہ ہوتی ہے۔ چالیس میل فی سیکنڈ کی رفتار ہوتی ہے، جو ہم دیکھتے ہیں کہ ستارے ٹوٹ رہے ہیں، حقیقت میں یہ ستارے نہیں ہیں۔ یہ فضا میں، بکھرے ہوئے وہ ٹکڑے ہیں، جو بڑے بڑے ستاروں سے کسی جھٹکے کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں، پھر چھوٹے چھوٹے ہو کر فضا میں بکھرتے ہیں، وہ چلتے چلتے جب زمین کے غلاف میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی رفتار اللہ جل شانہٗ اتنی تیز فرما دیتا ہے کہ وہ چالیس میل فی سیکنڈ پر آجاتے ہیں اور اوپر جو غلاف ہے، وہ اتنا کثیف اور موٹا ہے کہ وہ اس کے ساتھ رگڑ کھاتے ہیں، رگڑ کھا کر چمکتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہیں جو اپنی رگڑ سے رفتار کی تیزی سے ہوا کی رگڑ سے جل کر وہیں فضا میں راکھ ہو جاتے ہیں۔

اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اوپر والا ہوا کا غلاف پتلا کر دے اور اس کی رفتار کو سست کر دے تو ساری دنیا پر ہر وقت بمباری ہوتی رہے، نہ کوئی ملک سلامت رہ سکتا ہے، نہ کوئی شہر، نہ کوئی بستی اور نہ کوئی مکان۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

کہ ہم نے تمہارے اوپر آسمان کو چھت بنا کر محفوظ چھت قائم فرما دی ہے۔

❁ اللہ کی قدرت اور ہوا کا نظام ❁

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا م بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ط

حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ

فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ط

كذلك نخرج الموتى لعلكم تذكرون ○

(سورہ اعراف:۵۷)

ترجمہ: ''اور وہی (اللہ جل شانہٗ) تو ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری (بنا کر) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اُٹھا لاتی ہیں تو ہم اُن کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر بادل سے بارش برساتے ہیں، پھر بارش سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو (زمین سے) زندہ کر کے باہر نکالیں گے (یہ آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں) تا کہ تم نصیحت پکڑو''۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہوا چلاتا ہے اور یہ بات علم نباتات سے بھی ثابت ہے کہ ہوا نر درخت کا مادہ اُڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے، اس وجہ سے درخت خوب پھلتا پھولتا ہے، گویا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے، تحقیقاتِ جدیدہ سے بھی یہی مشاہدہ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں ہے "ہوا" بھی ایک مخلوق ہے، جو مختلف تاثیر رکھتی ہے اور مخلوقات کی زندگی میں اس کا قدرت نے بڑا دخل رکھا ہے۔قوم عاد پر اللہ جل جلالہٗ نے قحط کا عذاب نازل کیا، انہوں نے اپنے کچھ لوگوں کو مکہ معظّمہ بھیجا کہ وہاں جا کر بارش کی دُعا کریں، مگر وہاں وہ لوگ عیش وعشرت میں پڑ کر دُعا کرنا بھول گئے، ادھر قوم کی بستیوں پر بادل چھائے، قوم نے سمجھا کہ یہ ہمارے ان آدمیوں کی دُعاؤں کا اثر ہے، مگر اس بادل نے عذاب کی شکل اختیار کر کے اس قوم (قوم عاد) کو تباہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ہی ہوا کا پیدا فرمایا ہے۔ہوا کے پریشر اور زمین کی کشش کی وجہ سے ہمارے قدم زمین کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ جل جلالہٗ ہوا کے غلاف کو اُٹھا دے، یا زمین کو سکیڑ دے تو زمین کی کشش کم ہو جائے، کشش کم ہوگی تو ہوا اُڑ جائے گی، اس طرح سارے انسان، ہر چیز فضا میں اُڑ جائیں گے، لیکن قربان جائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے، وہ پاک ربّ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کی قدرت اور موسموں کا نظام

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے زمین کی ایک اور حرکت پیدا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب یہ گھومتی ہے..... تو یہ جھومتی (حرکت) بھی کرتی ہے۔ اس طرح جھومتے جھومتے 23 ڈگری پر آتی ہے، آج تک اس کو 24 ڈگری پہ نہیں دیکھا گیا، 26 ڈگری پہ نہیں دیکھا گیا، 20 پہ نہیں دیکھا گیا، 19 پہ نہیں دیکھا گیا...... تئیس ڈگری پہ آکر اس نے جھومنا ہے، اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کے جھومنے کو بند کردے تو زمین پر موسم ختم ہوجائیں گے۔ گرمی، سردی، بہار، خزاں..... یہ سب ختم ہوجائیں۔ North پول اور South پول کی جو برف ہے، وہاں سے ہوائیں چلیں گی تو سارے جہان پر برف چھاجائے گی اور جب ہوائیں بند ہوں گی تو سورج کی آگ ہمیں تڑپا دے گی۔ اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کی حرکت بند کردے تو ساری کائنات یا تو جل جائے، یا سردی سے برف بن جائے۔ یہ صرف اور صرف اللہ جل جلالہٗ کی ذاتِ عالی ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے، پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے زمین میں کشش رکھی ہے کہ چیزوں کو کھینچتی ہے، اس کے اوپر ہوا کا غلاف پیدا فرمایا جو پانچ سو میل لمبا ہے۔

اللہ کی قدرت اور انسان کی زبان کا نظام

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴾ (البلد:۹)

ترجمہ: "(بھلا ہم نے انسان کو) زبان

اور ہونٹ (نہیں دیئے)"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو زبان بھی عطا فرمائی اور ہونٹ بھی عطا فرمائے۔ اللہ جل شانہٗ کی قدرت سے انسان کے خیالات آواز کی شکل میں بدلتے ہیں..... پھر آواز الفاظ کی شکل اختیار کرتی ہے..... زبان جو کہ ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، جب ہلتی ہے، اس کے پیچھے خیالات ہوتے ہیں جو زبان پر آتے ہیں تو الفاظ کا روپ دھارتے ہیں..... ہونٹ ان الفاظ کی درستگی اور ادائیگی میں مدد کرتے ہیں..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر سے ہوا دوسروں کے کانوں تک اس آواز کو الفاظ کی شکل میں پہنچاتی ہے..... اگر درمیان میں ہوا نہ ہو تو کوئی دوسرے کو سن نہ پائے۔ اللہ جل شانہٗ کے امر سے ہوا ہمارے پیغام کو دوسروں کے کانوں تک پہنچاتی ہے، پھر وہ الفاظ مفہوم لے کر دوسرے کے دماغ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ اللہ جل شانہٗ کی قدرت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اتنی چھوٹی سی زبان کو الفاظ سے مزین فرما رہے ہیں۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے زبان پر دو دروازے لگائے ہیں، ایک تو زبان بولنے کا کام دیتی ہے اور دوسرے یہ ذائقے بتاتی ہے۔ زبان میں 3000 چھوٹے چھوٹے خانے ہیں، جو انسان کو مختلف پیغامات دیتے ہیں کہ یہ چیز میٹھی ہے، یہ کڑوی ہے، یہ گرم ہے، یہ ٹھنڈی ہے، اور یہ نمکین ہے..... وغیرہ۔ اگر اللہ جل جلالہٗ ان خانوں کو بند فرما دے تو انسان کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ گوشت کھا رہا ہے یا مٹی کھا رہا

ہے۔ایسے پاک ربّ، مالک الملک کے ساتھ تعلق جوڑنا کتنا ضروری ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ اے میرے بندے! وہ بول بولو جو مجھے پسند ہیں۔اس زبان سے میری تسبیح اور حمد وثناء، بڑائی اور خوبیاں بیان کرو اور میرے آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر دُرود وسلام بھیجو اور میرے ناپسندیدہ اعمال کو ترک کر دو۔ایک حدیثِ پاک کا مفہوم ہے:

ترجمہ: ”جب میری اُمت میں گالی گلوچ عام ہو جائے گی
تو وہ اللہ جل شانہٗ کی نگاہ سے گر جائے گی“۔

(ترمذی)

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے! اے میرے بندے! میری نافرمانی نہ کیا کر، تو میرے عذاب کو برداشت نہیں کر سکے گا (میری پکڑ بہت شدید ہے)۔

❁ اللہ کی قدرت اور کانوں کا نظام ❁

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرتِ کاملہ دیکھیں کہ ہر انسان کے ایک کان میں ایک لاکھ پردے نصب فرمائیں ہیں، یعنی ایک لاکھ ٹیلی فون لگے ہوئے ہیں، دونوں کانوں میں دو لاکھ پردے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کی قدرت سے انسان آوازوں کو سن پاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ میرے بندے میرے قرآن کو سنیں، میرے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ کو سنیں اور اُن پر عمل

کریں۔ میری ناپسندیدہ چیزوں جھوٹ، غیبت، برائی اور فحش کلمات کو نہ سنیں۔

❀ اللہ کی قدرت اور آنکھوں کا نظام ❀

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝

(البلد: ۸)

ترجمہ: بھلا ہم نے اس (انسان) کو دو آنکھیں نہیں دیں؟

اللہ جل شانہٗ نے ہر انسان کو دیکھنے کے لئے دو آنکھیں عطا فرمائی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک آنکھ میں تیرہ کروڑ بلبوں کی طاقت رکھی ہے یعنی یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسان کی آنکھ میں تیرہ کروڑ بلب لگائے ہیں جو جلتے اور بجھتے ہیں اور اس میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے امر کو کارفرما رکھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر سے انسان رنگوں میں تمیز کرسکتا ہے۔ ان میں چھ لاکھ بلب مختلف رنگ بتانے میں رہنمائی کرتے ہیں، اگر اللہ جل شانہٗ ان چھ لاکھ بلبوں کو بجھادے تو انسان سارے رنگ دیکھنے سے محروم ہوجائے، ہر چیز سفید نظر آنے لگے۔ کچھ بلب ایسے ہیں جو انسان کو فاصلے کی سمجھ کے لئے رہنمائی کرتے ہیں، اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے ان عطا کردہ بلبوں کو بجھادے تو انسان فاصلوں میں تمیز نہیں کرسکتا۔ کچھ بلب ایسے ہیں جو انسان کو مختلف چیزوں کے سائز بتانے میں رہنمائی کرتے ہیں، اگر اللہ جل جلالہٗ اپنے ان عطا کردہ بلبوں کو بجھادے تو انسان کو کچھ دکھائی نہ دے، وہ بالکل

اندھا (Blind) ہو جائے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے قربان جائیں، جس پاک ربّ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں "سورہ النور کی آیت نمبر 30 اور آیت نمبر 31 میں اپنے آخری رسول، حضرت محمد ﷺ سے فرمایا کہ آپ ﷺ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتیں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں"۔

حدیثِ مبارکہ کا بھی مفہوم ہے، اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے، اے ابن آدم! میں نے تجھے دو آنکھیں دی ہیں، اس پر پردہ لگایا ہے، اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ جو میں نے تیرے لئے حلال کیا ہے اور اگر تیرے سامنے وہ چیز آئے، جس کا دیکھنا میں روک چکا ہوں، یعنی جس کا دیکھنا بے حیائی قرار دے چکا ہوں، تو یہ پردہ گرالیا کر۔ اے ابن آدم! میں نے تیرے اندر شہوت رکھی اور اس کے ساتھ حیاء کا پردہ بھی رکھا، اپنی شہوت کو وہاں استعمال کر، جہاں میں نے حلال قرار دیا ہے، اگر شیطان کسی حرام چیز کی طرف دعوت دے تو حیاء کے پردے کو گرا...... تُو حیاء نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا؟

❁ دُنیا امتحان گاہ ہے ❁

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے زندگی اور موت کا نظام اس لئے چلایا تاکہ وہ آزمائے کہ تم میں سے بہتر اعمال کون کرتا ہے۔ یہ دُنیا انسان کے لئے امتحان گاہ ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کے لئے جو دین پسند فرمایا

ہے، وہ ''اسلام'' ہے۔ اسلام، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکام کو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے طریقوں سے پورا کرنے کا نام ہے۔ اللہ جل شانہٗ جو ہمارا خالق بھی ہے اور مالک بھی، ہر آن، ہر گھڑی ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہماری باتوں کو سن رہا ہے، اگر ہم نے اُسے راضی کرلیا تو ہم دُنیا میں بھی کامیاب ہوگئے اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں گے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی بڑی رحیم وکریم ہے، اُس جیسا مہربان اور معاف کرنے والا بحر وبر میں کوئی نہیں ہے۔ اگر انسان کی ساری زندگی گناہوں میں گزری ہو، ایک دفعہ انسان کہے! ''یا اللہ! مجھے معاف فرما دے'' .....

سبحان اللہ!

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ہم سب اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور آج سے عزم وارادہ کریں کہ ہم اللہ جل شانہٗ کی مان کر چلے گے اور اُس کے حبیب، حضور اقدس ﷺ کے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں گے۔ ایک حدیثِ پاک کا مفہوم ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو مجھے بھول جاتا ہے لیکن میں تجھے یاد رکھتا ہوں، میں تیرے گناہوں پر پردے ڈالتا ہوں، تو پھر بھی دلیر ہوکر گناہ کرتا رہتا ہے، تو مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے یاد کرتا ہوں، تو مجھے بھول جاتا ہے، میں پھر بھی تجھے یاد کرتا ہوں۔ تم دیکھو گے میں کیسا مہربان ہوں...... پھر اس سے اگلی بات بتائی،

ایک آدمی نے توبہ کی، اس کے پچھلے گناہ معاف ہوگئے، صرف معاف نہیں، جب آدمی توبہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرمارہا ہے کہ میں تمہارے گناہوں کو مٹا کر ان کو نیکیوں میں بدل دیتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے بندوں کی توبہ بہت محبوب ہے۔

ایک اور حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو آسمان پر ایسے چراغاں ہوتی ہے، جیسے شادی، بیاہ کے موقع پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں یہ چراغاں کیوں کیا گیا ہے؟ تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ آج ایک بندے نے اپنے مولا سے صلح کرلی ہے، یعنی توبہ کی ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس خوشی میں چراغاں کرو کہ میرا بندہ (واپس) آگیا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ربّ کو منانے کے لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور توبہ کریں۔

الحمدللہ!

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کو راضی کرنے کا اور اُس کے خزانوں سے دُنیا وآخرت میں نفع اُٹھانے کا جو واحد راستہ ہے وہ حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمادیا جو آپ ﷺ کی اتباع کرے گا، میں (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) اُس کو محبوب بنالوں گا اور اُس کے گناہوں کو معاف کردوں گا۔ لہٰذا ہم دُنیا میں محمدی ﷺ بن کر زندگی گزاریں اور

ہر آن، ہر گھڑی اپنے نبی ﷺ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں) کی اتباع کریں۔ اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

❀❀❀

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ